International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 01, Jan-Jun 2024
pp:427 - 436

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

پنڈت سندرلال کی کتاب "حضرت محمدؐ اور اسلام" ایک تحقیقی جائزہ

A Research Analysis of Pandit Sundarlal's book "Ḥazrat Muhammad (PBUH) Aur Islam"

Memoona Munir
PhD Scholar, Government College University Faisalabad
memoonamunirgcuf@gmail.com
Sahib Din
PhD Scholar, Government College University Faisalabad
Professor Dr. Humayun Abbas
Dean Faculty of Islamic Studies & Oriental Learning

Abstract

The Holy Prophet (peace be upon him) is the radiant sun in terms of his character, whose reflection even non-Muslims could not remain without being affected by. Books have been written in the region. Many Hindu intellectuals have written works on the Prophet of Islam, including Shradhe Prakash Devji, Dr.Ved Prakash, Pandit Sundar Lal, Malik Ram, Dayanand Sir Soti, Swami Lakshman Parishad, Gobind Ram Setti Parishad Raghunath Sahay, etc. Included. In the article under discussion, Pandit Sundar Lal's book "Hazrat Muhammad PBUH and Islam" will be reviewed, which is a thick book on biography. In it, Pandit Sundar Lal has firstly mentioned the conditions of the Arabs and the treatment of women and slaves in Arabia and has presented the message of Islam and the good life of the Prophet (peace be upon him) with great beauty and devotion.

Keywords: Prophet (peace be upon him),Islam, Arab

تعارف موضوع

نبی کریم ﷺ کی شخصیت عالم خلقت کا نقطہ کمال اور عظمتوں کی معراج ہے۔ آپ ﷺ نے تمام نوع بشر کو انسانی، قومی ، قانونی اور مالی مساوات کا درس دیا ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے حوالے سے کئی ہندو دانشوروں نے تصنیفات لکھی ہیں جن میں شر دھے پرکاش دیو جی، ڈاکٹر وید پرکاش، پنڈت سندر لال، مالک رام، دیانند سیر سوتی، سوامی لکشمن پرشاد، گوبند رام سیٹی پرشاد رگھوناتھ سہائے وغیرہ شامل ہیں ۔ زیر بحث مضمون میں پنڈت سندر لال کی کتاب "حضرت محمد ﷺ اور اسلام" کا جائزہ لیا جائے گا جو کہ سیرت پر ایک ضخیم کتاب ہے۔ اس میں پنڈت سندر لال نے سب سے پہلے عربوں کے

CC BY

حالات اور عرب میں عورتوں اور غلاموں کے ساتھ کیے جانے والے سلوک کا ذکر کر کے نبی ﷺ کی حیات طیبہ اور اسلام کے پیغام کو بڑی خوبصورتی اور عقیدت مندانہ انداز کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو پیدائش سے لے کر وفات تک مرحلہ وار مختلف عنوانات کے ساتھ بیان کیا ہے اور اسلام مذہب کا نچوڑ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اسلام کے اصولوں میں دو چیزیں انتہائی بنیادی اہمیت کی حامل ہیں:

i. توحید

ii. نیک کاموں پر زور دینا

یہ کتاب اردو اور ہندی دو زبانوں کا امتزاج ہونے کے ساتھ ساتھ سہل اور عام فہم ہے۔ مصنف کا تعلق ہندو مذہب سے ہے اس لیے ان کی نظر بعض ان پہلوؤں پر بھی جاتی ہے جو مسلم مصنف نبی کریم ﷺ کے ساتھ عقیدت کے باعث بھول جاتے ہیں۔ مصنف نے مغربی مؤرخین اور سیرت نگاروں سے جابجا استفادہ کیا ہے اور ان کے اقوال بھی درج کیے ہیں ۔لہذا بحیثیت مجموعی یہ کتاب ہندو مسلم یکجہتی کے جذبے سے لکھی گئی سیرت سے متعلقہ ایک بہترین کتاب ہے جس میں انسانی معاشرے کے مسائل کو حل کرنے میں اسلام کے کردار پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

پنڈت سندر لال کا تعارف

پنڈت سندر لال (1885ء-1983ء) ایک مشہور بھارتی آزادی پسند، محقق، اور ادیب تھے۔ ان کا تعلق اتر پردیش کے میرٹھ شہر سے تھا۔ وہ بھارتی قوم پرست تحریک میں ایک سرگرم کردار ادا کرتے رہے اور ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد کے دوران اہم شخصیت کے طور پر سامنے آئے۔

زندگی اور تعلیم

پنڈت سندر لال کا پیدائش 1885 میں میرٹھ، اتر پردیش میں ہوئی۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم مقامی اسکول میں حاصل کی اور بعد میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے گریجویشن کیا۔ ان کی تعلیم نے ان کے اندر ایک بیداری کی لہر پیدا کی اور وہ جلد ہی آزادی کی تحریک میں شامل ہو گئے۔

سیاسی زندگی

پنڈت سندر لال نے بھارتی قومی کانگریس میں شمولیت اختیار کی اور مہاتما گاندھی کی قیادت میں تحریکِ آزادی میں فعال کردار ادا کیا۔ وہ غیر ملکی سامان کے بائیکاٹ اور سول نافرمانی تحریک میں پیش پیش رہے۔ ان کی تقریریں اور تحریریں لوگوں کو آزادی کی جدوجہد میں شامل ہونے کی ترغیب دیتی رہیں۔

ادبی خدمات

پنڈت سندر لال ایک ممتاز ادیب اور مؤرخ بھی تھے۔ انہوں نے متعدد کتابیں تصنیف کیں جو تاریخی، سیاسی اور سماجی موضوعات پر مبنی ہیں۔ یہ کتابیں پنڈت سندر لال کی علمی بصیرت اور بھارتی تاریخ و سیاست پر ان کے گہرے مطالعہ کا ثبوت ہیں۔ ان کی چند مشہور کتب کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ بھارت میں انگریزی راج

2۔ بھارتی قوم پرستی (Bharti Naitikta)

3۔ نیشنلزم اینڈ انٹر نیشنلزم (Nationalism and Internationalism)

4۔ تاریخِ ہندوستان (History of India)

5۔ آزادی کی جنگ (Struggle for Freedom)

بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ میں خدمات

پنڈت سندر لال کی بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ کے لئے لکھی جانے والی کتب اور ان کا تعارف درج ذیل ہیں:

i. سن ستاون

1857 کی پہلی جنگ آزادی کے تاریخی واقعات اور ان کے اثرات پر مبنی کتاب۔ اس میں اس جنگ کی وجوہات، اس کے دوران ہونے والے واقعات، اور اس کے بعد کے حالات کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

ii. ہندو مسلم ایکتا

ہندو اور مسلم برادریوں کے درمیان اتحاد اور مشترکہ جدوجہد کی تاریخ کو بیان کرتی ہے۔ اس کتاب میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور بھائی چارے کے پیغام کو فروغ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

iii. گیتا اور قرآن

ہندوؤں کی مقدس کتاب گیتا اور مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن مجید، فرقان حمید کا تقابلی مطالعہ۔ اس کتاب میں دونوں کتابوں کی تعلیمات میں موجود مشترکہ نکات کو اجاگر کیا گیا ہے، تاکہ یہ دکھایا جاسکے کہ دونوں مذاہب بنیادی انسانی اقدار اور اخلاقیات پر زور دیتے ہیں۔

iv. حضرت محمد ﷺ اور اسلام

اس کتاب میں حضرت محمد ﷺ کی زندگی، ان کی تعلیمات اور اسلام کے پیغام کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ پنڈت

سندر لال نے تاریخی واقعات اور مذہبی تعلیمات کو مستند حوالوں کے ساتھ پیش کیا ہے۔ جس سے غیر مسلم قارئین کے لئے اسلام اور حضرت محمد ﷺ کی شخصیت کو بہتر انداز میں سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

یہ کتابیں پنڈت سندر لال کی علمی قابلیت، ان کی تحقیقی مہارت اور ان کے بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ کے لئے کی جانے والی کوششوں کی عکاس ہیں۔ پنڈت سندر لال کی خدمات کو ان کی زندگی میں اور بعد میں بھی سراہا گیا۔ انہوں نے نہ صرف آزادی کی تحریک میں بلکہ بعد از آزادی بھارت کی تعمیر میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ ان کی زندگی ایک مثال ہے کہ کس طرح تعلیم اور شعور کے ذریعے انسان اپنے ملک اور قوم کی خدمت کر سکتا ہے۔ پنڈت سندر لال 1983ء میں انتقال کر گئے، لیکن ان کی خدمات اور قربانیاں آج بھی یاد کی جاتی ہیں اور انہیں بھارتی تاریخ میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔[1]

زیر بحث کتاب "حضرت محمد ﷺ اور اسلام" میں انہوں نے نبی پاک ﷺ کی حیات طیبہ میں جن باتوں کو مرحلہ وار ذکر کیا ہے۔ وہ امہات کتب سیرت سے بھی ثابت ہیں۔

1۔ پنڈت سندر لال کے نبی کریم ﷺ کی حیات مقدسہ کو بیان کرنے کے اسالیب

مصنف نے نبی کریم ﷺ کی حیات مقدسہ کو جن مناہج و اسالیب سے بیان کیا ہے، وہ درج ذیل ہیں:

i. قرآنی آیات کا اندراج

پنڈت سندر لال بعض جگہ مختلف مراحل کی مناسبت سے قرآنی آیات کے تراجم درج کرتے ہیں۔ جیسا کہ قریش مکہ کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: جب گھمنڈی قریش نے نبی پاک ﷺ کو مالدار بنانے کا لالچ دیا اور یہ کہ ہم تمہیں اپنا سردار مانیں گے اور تم سے بنا پوچھے کوئی کام نہ کریں گے تم صرف اپنے اس دھرم کا اپدیش دینا بند کر دو۔ اس کے جواب میں حضور اکرم ﷺ نے جو فرمایا۔ مصنف اس کو یوں درج کرتے ہیں:

> "میں بھی تمہاری طرح صرف ایک آدمی ہوں پر مجھے ایشور سے یہ الہام ہوا ہے کہ ہمارا تمہارا ایشور ایک ہی ہے اسی لیے اسی کی طرف منہ کرو اور اسی سے معافی چاہو۔ ان لوگوں پر افسوس ہے جو ایشور کے ساتھ دوسروں کو جوڑتے ہیں، جو غریبوں دکھیوں کو دان نہیں دیتے جو موت کے بعد کی زندگی میں اور اس بات میں یقین نہیں کرتے کہ سب کو اپنے کئے ہوئے کا پھل بھگتنا پڑتا ہے لیکن جنہیں یقین ہے اور جو نیک کام کرتے ہیں ان کے لیے سکھ ہی سکھ ہے۔"[2]

مذکورہ بالا ترجمہ قرآن پاک کی اس آیت کا ہے:

> "قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَ اسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ۔ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ۔"[3]

فاضل مصنف پہلی وحی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

”جب نبی کریم ﷺ کی عمر 40 سال کی ہوئی ایک رات رمضان کے مہینے میں حرا کی گفہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے زوروں کے ساتھ کہا:”اعلان کر“، محمد ﷺ صاحب چونکے، پھر آواز آئی ”اعلان کر“تیسری بار آواز آئی ”اعلان کر“!محمد ﷺ نے گھبرا کر پوچھا۔ کیا اعلان کروں؟جواب ملا: اعلان کر اپنے اسی رب کے نام پر جس نے جگت کو بنایا، جس نے پریم سے پریم کا پتلا آدمی تیار کیا، اعلان کر تیرا رب بڑا ہی دیاوان ہے۔ اس نے آدمی کو قلم کے ذریعے گیان دیا اور آدمی کو وہ سب باتیں سکھائی جنہیں وہ نہیں جانتا تھا۔“[4]

مذکورہ بالا پیراگراف میں وحی لانے والے اللہ تعالیٰ کے معزز فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے جنہوں نے آپ ﷺ کو تین بار بہت زور کے ساتھ اپنے سینے سے لگا کر چھوڑا اور کہا کہ پڑھو:

”اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍۚ۔ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ۔ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِۙ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ۔“[5]

اس کے علاوہ مصنف نے کئی آیات مبارکہ کے صرف تراجم ہی درج کیے ہیں۔ ایک جگہ اسلام پھیلانے کے حوالے سے ترجمہ کے ساتھ قرآنی آیت بھی لکھتے ہیں:

” لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ “ [6]

یعنی "دھرم کے معاملہ میں کسی طرح کی زبردستی نہ ہونی چاہیے "[7]

ii. رسول اللہ ﷺ کے اقوال کا اندراج

مصنف طائف والوں کا نبی کریم ﷺ پر ظلم کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ محمد ﷺ صاحب کے پاس سوائے پرماتما کے بس واس کے اب کوئی سہارا نہ تھا۔ چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو دعا مانگی وہ اس طرح ہے:

”اے میرے رب! اپنی کمزوری، اپنی بے بسی اور دوسروں کے سامنے اپنے چھوٹے پن کی میں تجھ ہی سے شکایت کرتا ہوں تو ہی سب سے بڑھ کر دیاوان ہے بلیوں کا تو ہی بل ہے تو ہی میرا مالک ہے اب تو مجھے کس کے ہاتھوں میں سونپے گا؟ کیا ان پردیسیوں کے ہاتھوں میں جو مجھے چاروں طرف سے گھیرے ہیں؟ یا ان دشمنوں کے ہاتھوں میں جن کا تو نے میرے گھر کے اندر میرے خلاف پلہ بھاری کر رکھا ہے اگر تو مجھ سے ناراض نہیں ہے تو مجھے کوئی سوچ نہیں ہے میں تو سمجھتا ہوں تیری مجھ پر بڑی دیا ہے تیرے دیا بھرے چہرے کی جوت (نور) ہی میں پناہ چاہتا ہوں اسی سے اندھیرا دور

ہو سکتا ہے اور اس دنیا اور دوسری دنیا دونوں میں شانتی مل سکتی ہے تیرا غصہ مجھ پر نہ پڑے جب تک تو خوش نہ ہو غصہ کرنا تیرا کام ہے تجھ سے باہر نہ کسی میں کوئی بل ہے نہ کوئی اور چارہ۔"[8]

یہ دعا، دعائے مستضعفین کے نام سے مشہور ہے۔ اس دعا کے ایک ایک فقرے سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ طائف میں اس بدسلوکی سے دوچار ہونے کے بعد اور کسی ایک بھی شخص کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے آپ ﷺ کس قدر دل فگار تھے۔ آپ ﷺ کے احساسات پر حزن والم اور افسوس کا کس قدر غلبہ تھا۔[9]

پنڈت سندر لال حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"تاریخ گواہ ہے کہ خدیجہ کے جیتے جی نبی پاک ﷺ نے اپنے گھر میں یا اپنے دل میں کسی دوسری عورت کو جگہ نہیں دی، اپنے اوپر خدیجہؓ کے احسانوں کو یاد کرتے ہوئے ایک بار ان کے مرنے کے برسوں بعد نبی کریم ﷺ نے کہا تھا، اللہ جانتا ہے اس خدیجہؓ سے بہتر اور بڑھ کر مہربان جیون کی ساتھی کبھی کوئی نہیں ہوئی۔ جب میں غریب تھا اس نے مجھے مالدار بنایا۔ جب لوگ مجھے جھوٹا کہتے تھے اس نے مجھ پر یقین کیا جب دنیا میرے خلاف تھی اور مجھے تکلیف پہنچا رہی تھی اس وقت اس نے سچائی کے ساتھ میرا ساتھ دیا۔"

یہی روایت بقیہ سیرت کی کتب میں ان الفاظ کے اضافہ کے ساتھ ہے:

"اور اللہ نے مجھے ان سے اولاد عطا فرمائی اور دوسری بیویوں سے کوئی اولاد نہ دی۔"[10]

صحیح مسلم میں روایت ہے:

"عن عائشة ، قالت: لم يتزوج النبي ﷺ على خديجة حتى ماتت"[11]

(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات تک اور شادی نہیں کی۔)

iii. بعض ہندی الفاظ کی وضاحت

یہ کتاب اردو اور ہندی دو زبانوں کا امتزاج ہے یوں مصنف بعض جگہ عبارت کے اندر ہندی الفاظ کو اردو زبان میں بریکٹ کے ساتھ لکھتے ہیں۔

"نبی پاک ﷺ کی ایکانت کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے پنڈت سندر لال لکھتے ہیں۔ کہ آپ کو شروع سے ہی اکیلے رہنے کی عادت تھی اور ان کے دل میں ایک ایشور کا پکا بشواش تھا۔ یہودی اور عیسائی ودوانوں اور خاص کر شام کے عیسائی سادھوؤں سے انہوں نے یہ بھی سن رکھا تھا کہ لمبے

اپواسوں (روزوں)، پرارتھناؤں (دعاؤں) اور چپ چاپ دکھ سہنے سے ایشور اپنے بھگتوں پر دیا کرتے ہیں۔"[12]

مذکورہ مثال سے واضح ہوتا ہے کہ (اپواس) "روزے" کو اور (پرارتھنا) ہندی زبان میں "دعا" کو کہتے ہیں۔ مزید پنڈت سندر لال پہلی وحی کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"یہ قرآن کی وہ پانچ آیتیں ہیں جن کا محمد ﷺ صاحب کو سب سے پہلے الہام ہوا، یہی ان کے پیغمبر (ایشور کا پیغام یعنی سندیش لانے والا) ہونے کی پھل تھی۔"[13]

مذکورہ بالا پیرگراف میں پیغمبر کو ہندی زبان میں سمجھنے کے لیے بریکٹ کے اندر واضح لکھتے ہیں کہ ایشور کا پیغام یعنی سندیش لانے والے کو پیغمبر کہتے ہیں۔ جیسا کہ مکہ کے عقائد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

قریش کی زیادہ تر آمدنی کعبہ کے 360 دیوی، دیوتاؤں کی پوجا سے چلتی تھی اسی میں مکہ کا بڑا پن تھا اور نبی پاک ﷺ کا سب سے بڑا حملہ بھی اسی پر تھا۔ ہزاروں سال سے جمے ہوئے عقیدے (بشواش) آسانی سے نہیں ٹوٹتے۔ یہی وجہ ہے کہ قریش نے ہر جگہ نبیؐ کی بات کاٹنا شروع کی۔[14]

مذکورہ عبارت میں "عقیدے" کے لفظ کو ہندی زبان کے لفظ "بشواش" کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔ اسی طرح کی کئی امثال کتاب میں درج ہیں۔

2۔ مصنف پنڈت سندر لال کی تسامح

پنڈت سندر لال نے اپنی کتاب میں زیادہ مغربی مفکرین کی کتب سے استفادہ کیا ہے جس کی بناء پر بعض جگہوں پر مصنف سے درست معلومات درج کرنے میں لغزش واقع ہوئی ہے جن کی نشاندہی مندرجہ ذیل ہے:

i. رضاعت

مصنف نے حضرت محمد ﷺ کی رضاعت کے حوالے سے حضرت آمنہ کے دکھ اور بیماری کا ذکر کیا ہے کہ:

"آمنہ اتنی دکھی اور بیمار تھیں کہ وہ سات دن سے زیادہ بچے کو دودھ نہ پلا سکیں۔"[15]

جبکہ مسلم مصنفین کی سیرت نبوی ﷺ پر لکھی گئی کتب میں حضرت آمنہ کے دکھ اور بیماری کا بیان نہیں ملتا، بلکہ ان کتب میں رضاعت کے حوالے سے یوں درج ہے کہ:

"آپ کو آپ کی والدہ نے کچھ دن دودھ پلایا لیکن عرب کے شہری باشندوں کا دستور تھا کہ وہ اپنے بچوں کو شہری امراض سے دور رکھنے کے لیے دودھ پلانے والی بدوی عورتوں کے حوالے کر دیا

کرتے تھے تا کہ ان کے جسم طاقتور اور اعصاب مضبوط اور اپنے گہوارے سے ہی خالص اور ٹھوس عربی زبان سیکھ لیں۔"[16]

ii. نبی کریم ﷺ کی شادی

پنڈت سندر لال نبی پاک ﷺ کی شادی کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"خدیجہؓ کے مرنے کے بعد زندگی کے آخری تیرہ (13) سال میں نبی اکرم ﷺ کی نو (9) اور شادیاں ہوئیں۔"[17]

جبکہ سیرت کی دیگر کتب میں مذکور ہے کہ:

"حضور اکرم ﷺ نے جن عورتوں سے عقد فرمایا، ان کی تعداد گیارہ تھی جن میں سے نو عورتیں آپ ﷺ کی رحلت کے وقت حیات تھیں اور دو آپ ﷺ کی زندگی میں ہی وفات پا چکی تھیں۔"[18]

☆ مزید پنڈت سندر لال لکھتے ہیں کہ:

"نبیؐ کی آٹھویں شادی حضرت صفیہؓ کے ساتھ ہوئی جو کہ یہودی تھیں اور نبی کریم ﷺ سے شادی کرنے کے بعد بھی آخر تک اپنے یہودی دھرم پر ہی چلتی رہیں۔"[19]

جبکہ دیگر کتب سیرت اور احادیث نبویؐ میں ان کے اسلام قبول کرنے کا ذکر موجود ہے۔ علامہ **ابن حجرالعسقلانی** رحمہ اللہ **اپنی کتاب میں بیان کرتے ہیں:**

"ام المومنین سیدہ صفیہؓ پیکر حسن جمال تھیں۔ جب آپؓ دلہن بن کر مدینہ تشریف لائیں تو مدینہ کی خواتین آپؓ کے حسن کا چرچا سن کر آپ کو دیکھنے آئیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہؓ اور چند دیگر ازواج مطہرات بھی سیدہ صفیہؓ کو دیکھنے آئیں۔ سیدہ عائشہؓ نقاب اوڑھے ہوئے تھیں۔ جب وہ سیدہ صفیہؓ کو دیکھ کر جانے لگیں تو نبی کریم ﷺ نے پہچان لیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا! عائشہ کیا دیکھا؟ جواب دیا: ایک یہودن کو دیکھ کے آئی ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ایسا مت کہو وہ مسلمان ہو گئی ہیں اور ان کا اسلام نہایت اچھا اور بہتر ہے۔"[20]

iii. آخری دن اور نماز جنازہ

مصنف نبی اکرم ﷺ کے آخری دن کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ربیع الاول گیارہ ہجری کو دوپہر کے ذرا بعد محمد ﷺ صاحب کی آتما اس دنیا سے چل بسی۔ علی، اوسام، فضل اور کچھ اور لوگوں نے مل کر آپ ﷺ کو نہلایا جن

کپڑوں میں وہ مرے تھے ان کے اوپر دو سفید چادریں اور لپیٹ دی گئیں۔ سب سے اوپر یمن کی ایک دھاری دار چادر ڈال دی گئی۔ 24 گھنٹے تک لاش اسی طرح پڑی رہی۔ اگلے دن منگل کو نگر اور باہر کے سب لوگوں نے آپ ﷺ کا آخری دیدار کیا۔ ابو بکر اور عمر نے جنازہ کی نماز پڑھائی۔[21]

آخری دن کے مراحل کے حوالے سے مصنف نے درست لکھا ہے لیکن نماز جنازہ کے حوالے سے سیرت اور تاریخ کی کتب میں لکھا ہے کہ جس حجرے میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی۔ وہیں انفرادی طور پر تھوڑے تھوڑے کر کے لوگوں نے جا کر آپ ﷺ کے جنازے کی نماز پڑھی یعنی نماز جنازہ باجماعت ادا نہیں کی گئی۔[22]

خلاصہ بحث

پنڈت سندر لال کی یہ کتاب حضرت محمد ﷺ اور اسلام سیرت نبوی ﷺ کے موضوع پر جامعیت کے لحاظ سے ایک عمدہ کتاب ہے۔ جس میں فاضل مصنف نے حیات نبوی ﷺ کو مختلف پہلوؤں سے مرحلہ وار اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ فاضل مصنف کا تعلق ہندو مذہب سے ہونے کی بناء پر ان کی تحریر میں بعض جگہ تقدس کا وہ جذبہ نظر نہیں آتا، جیسا کہ مسلم اہل علم کی لکھی ہوئی کتب کے مطالعہ میں عمومی طور پر محسوس ہوتا ہے۔

مصنف نے اپنی کتاب میں مغربی مفکرین سے استفادہ کیا ہے جس کی بناء پر بعض جگہ مصنف سے لغزش واقع ہوئی ہے لیکن مجموعی طور پر مصنف نے انتہائی دیانتداری کے ساتھ تعصب سے بالاتر ہو کر سیرت نبوی ﷺ کو تحریر کیا ہے۔ حیات نبوی ﷺ کا ہر جز بیان کرنے سے پہلے اس کا مختصر پس منظر بھی ذکر کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ بعض جگہ قرآنی آیات کا ترجمہ اور احادیث کا بھی اہتمام کیا ہے۔ مصنف کا طرز تحریر اور اسلوب نگارش سادہ، عام فہم اور دلکش ہے بعض جگہ دقیق ہندی الفاظ کی وضاحت بھی کرتے ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات (References)

[1] https://www.rekhta.org/poets/pandit-sundar-lal/profile?lang=ur

[2] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام، ص:64

[3] سورۃ فصلت:6-8

[4] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام، ص:51

[5] سورۃ علق:1-5

[6] البقرۃ:256

[7] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام، ص:91

[8] ایضا، ص:74

[9] مبارکپوری، صفی الرحمن، الرحیق المختوم، لاھور: المکتبۃ السلفیۃ، 1995ء ص:181

[10] ایضا، ص:167

[11] القشیری، مسلم بن حجاج، کِتَاب فَضَائِلِ الصَّحَابَۃِ، باب فَضَائِلِ خَدِیجَۃَ أُمِّ الْمُؤمِنِینَ رَضِيَ اللہُ تَعَالَی عَنْھَا، دہلی: المکتبۃ الرشیدیہ، 1376ھ، رقم الحدیث:6281

[12] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام، ص:46

[13] ایضا، ص:51

[14] ایضا، ص:58

[15] ایضاً، ص:32

[16] مبارکپوری، صفی الرحمن، الرحیق المختوم، لاھور: المکتبۃ السلفیۃ، 1995ء ص:183

[17] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام، ص:164

[18] مبارکپوری، صفی الرحمن، الرحیق المختوم، ص:234

[19] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام، ص:171

[20] العسقلانی، احمد ابن حجر، **الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 8/210، رقم الحدیث:11407**

[21] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام، ص:182

[22] الظاہری، امام ابن جزم، جوامع السیرۃ، مترجم: محمد سردار احمد، کراچی: مجلس نشریات اسلام، 1990ء ص:34